احسن (حصہ ہشتم)

(کلید)

AHSAN (Grade - 7)
(KALEED)

مرتب

طٰہٰ النسیم

NEWVIEW PUBLICATION

نیو ویو پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

166، چھتہ لال میاں، سروس لائن، آصف علی روڈ، نئی دہلی۔110002

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

ناشر کی بلا اجازت اس کتاب کے کسی حصّے کو چھاپنا یا الیکٹرانک،
مشینی، فوٹو کاپی، یا کسی اور طریقہ سے استعمال کرنا منع ہے۔

نام کتاب	:	احسن (حصہ ہشتم) کلید
		AHSAN (Part-7) KALEED
مرتب	:	طٰہٰ نسیم
ایڈیشن	:	2025ء
صفحات	:	
ناشر	:	نیو ویو پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
		166، چھتّہ لال میاں، سروس لائن،
		آصف علی روڈ، نئی دہلی۔110002

سبق ۔1

حمد

الطاف حسین حالی نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی نعمتوں کا شکرادا کیا ہے۔شاعراللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے ہمیں کھانا، پانی، روزی اور نیند جیسی نعمتیں دی ہیں۔انسان جب کسی موسم کی شدّت سے پریشان ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرا موسم لے آتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ہماری فریاد سنتا ہے اور وہ ہماری مشکلات آسان کرنے والا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ **جوابات**

(ا) آنکھ، ہاتھ، پاؤں، زبان اور کان

(ب) جب گرمی سے سب کے اوسان خطا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے پانی برسا دیا۔

(ج) کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انسانوں کی مشکلات آسان کرتے ہیں۔

(د) (i) تو نے برسات بھیج دی یا رب

(ii) سب کے گرمی سے تھے خطا اوسان

(iii) جاڑا آ پہنچا اور گئی برسات

(iv) جاڑا آن پہنچا اور گئی برسات

3۔ تشریحِ اشعار

(ا) گرمی سے سب کی حالت خراب ہو رہی تھی جب بارش ہوئی تو جان میں جان آئی۔

(ب) جب بھی مجھ پر کوئی مشکل آن پڑی تو تُو نے اُسے دور کر دیا۔ میں مشکلات دور

کرنے کے لیے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

4۔ متضاد الفاظ

خزاں گرمی نوکر آسان سیری ریگزار

5۔ الفاظ میں 'اں' اور 'یں' لگا کر جمع بنائیے۔

بہاریں بڑائیاں صورتیں

گرمیاں مشکلیں قربانیاں

●●●

سبق ۔2

اخلاق النبیؐ

یہ سبق ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں ہے۔آپؐ دنیا میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔آپؐ نے ہر کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے،نرمی برتنے اور رحم دلی کا درس دیا۔اسی لیے آپ کو رحمۃ للعالمین کہا جاتا ہے۔آپؐ کا اُمّتی ہونے کے ناطے ہمیں بھی وہی اوصاف اختیار کرنے چاہئیں۔دنیا میں دین رسول اللہؐ اور صحابہ کرامؓ کے اچھے اخلاق اور نیکی کے سبب پھیلا۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے خود دھو لیتے تھے، پھٹے ہوئے کپڑے اور جوتے اپنے ہاتھوں سے سی لیتے تھے۔بازار سے روزمرّہ کا سامان خود ہی لے آتے تھے۔گھریلو کاموں میں بھی سرکارِ دو عالمؐ ہاتھ بٹاتے تھے۔

(ب) طائف کے سرداروں نے شہر کے آوارہ لڑکوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا جو آپ کا مذاق اُڑاتے اور پتھر مارتے تھے۔آپؐ کو اتنا زخمی کر دیا کہ آپؐ کے جوتوں میں خون بھر گیا۔

(ج) پہاڑوں کا انتظام کرنے والے فرشتے نے آپؐ سے دونوں پہاڑوں کو ملا کر ان کے بیچ طائف والوں کو کچلنے کی اجازت مانگی۔

(د) آپؐ نے فرمایا، ’’اگر یہ لوگ میری دعوت قبول نہیں کرتے تو نہ کریں، مگر مجھے اُمید ہے کہ اگر یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تو ان کی اولاد ضرور مسلمان ہوگی۔جو اللہ کی عبادت کرے گی۔‘‘

—:: زبان شناسی ::—

3۔ میلان کیجئے۔

غریب	غربا
حکم	احکام
دشمن	دشمنان
جسم	اجسام
موقع	مواقع
قبیلہ	قبائل

4۔ لاحقے 'بے'، 'نا' اور 'بد' لگا کر دو دو الفاظ بنایئے۔

'بے'	بےادب	بےایمان
'نا'	ناپسند	نالائق
'بد'	بدزبان	بدکار

●●●

سبق ۔3

وقت کی قدر

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) بچوں کا وقت لایعنی گپ شپ، موبائل، ٹی.وی.، انٹرنیٹ اور کھیل کود میں ضائع ہوتا ہے۔

(ب) زندگی میں کامیابی کی راہ کے لیے اچھی تعلیم، اچھی صحبت اور اچھی عادات اختیار کرنا شامل ہے۔

3۔ بریکٹ میں سے مناسب لفظ بھرنا۔

(ا) روشنی

(ب) پچھتاتے

(ج) پڑھ

(د) وقت

(ہ) بہتری

—:: زبان شناسی ::—

4۔ جملے

- شکیل نے اچھے نمبر لانے کے لیے بہت **جدوجہد** کی۔
- ہمیں **لایعنی** باتوں سے بچنا چاہیے۔
- مجھے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ وقت **عنایت** فرمائیں۔
- جیسے ہی مجھے **مہلت** ملی میں دوڑا چلا آیا۔

5۔ واحد

واحد	جمع	واحد	جمع
استاد	اساتذہ	معمول	معمولات
عادت	عادات	وقت	اوقات
شغل	اشغال	سہولت	سہولیات
لمحہ	لمحات	یوم	ایام

6۔ سبق کے فعل:

پچھتاتے　　　کرتے　　　سمجھے　　　برباد کرنا

●●●

سبق ۔4

علم اور کھیل

اس نظم میں شاعر نے بچوں کو علم اور کھیل کی اہمیت بتائی ہے کہ ایک طالب علم کی زندگی میں علم کی کیا اہمیت ہے۔شاعر کہتا ہے کہ علم اسی طرح ذہن کی نشو ونما کے لیے ضروری ہے جیسے درختوں کے لیے پانی اور گاڑی کے لیے تیل ضروری ہے۔اچھی صحت کے لیے کھیل بہت ضروری ہے اور یہ بچے کو پھرتیلا اور چست بنانے میں معاون ہوتا ہے۔وہ پھول کے کھلنے کی مثال دیتے ہوئے سمجھاتے ہیں کہ جس طرح پھول کھلتا ہے اسی طرح کھیل کے بعد جسم کھل سا جاتا ہے۔اس لیے پڑھائی کے وقت پڑھائی اور کھیل کے وقت کھیلنا چاہیے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) کھیل سے صحت اچھی ہوتی ہے، دماغ تیز ہوتا ہے اور انسان خوش رہتا ہے۔

(ب) زندگی میں ترقی اور اچھی باتیں سیکھنے کے لئے علم حاصل کرنا چاہیے۔

(ج) نظم کے آخری شعر میں یہ بات کہی ہے۔

(د) انسان کی ترقی کے لیے علم نہایت ضروری ہے۔وہیں زندگی میں نظم و ضبط، اچھی صحت اور خوش دِلی کے لیے کھیل بھی ضروری ہے۔ایک طالب علم کو جہاں حصولِ علم کے لیے محنت کرنی چاہیے وہیں اُسے تندرست اور چست رہنے کے لیے کھیل بھی کھیلنا چاہیے۔

3۔ اشعار کی تشریح:

علم سے یوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے اناج

(ا) اناج کو کھیت میں پکنے کے لیے سورج کی روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے جتنی اچھی سورج کی روشنی ملے گی۔ اس کے دانے اتنے ہی پکیں گے۔ اسی طرح مزاج میں پختگی کے لئے انسان کو کھیل کود میں بھی حصہ لینا چاہیے۔ کھیل سے ہمیں نظم وضبط اور صحت وتندرستی ملتی ہے۔

کھیل سے ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس طرح

(ب) جس طرح ہوا کے چلنے سے پھول کھلتے ہیں بالکل اُسی طرح جب ہم کھیل رہے ہوتے ہیں تو ہمارا دِل خوش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایک طالب علم کو کھیلوں میں حصہ لینا چاہیے۔

—:: زبان شناسی ::—

4۔ **متضاد الفاظ ملانا**

الفاظ	متضاد
علم	جہالت
صحت	بیماری
خوش	ناخوش

الفاظ	متضاد
روشن	تاریک
پھول	خار
پختہ	خام

5۔ **مذکر اور مؤنث**

مذکر کھیل تیل چراغ انجن

مؤنث چھٹّی گاڑی بیماری صحت

سبق ۔5

سرسیّداحمد خاں

1857ء کی ناکام جنگِ آزادی کے بعد جب مسلمان مایوسی اور انتشار کا شکار تھے تو مسلمانوں کو جدید علوم وفنون سے آگاہ کرنے کے لئے سرسیّد نے تحریک چلائی۔ سرسیّد احمد خاں اُنیسویں صدی کی عظیم شخصیت تھے۔ قدامت پسند مسلمانوں نے ان کی مخالفت کی لیکن سرسیّد پورے خلوص کے ساتھ محنت کرتے رہے۔ انھوں نے 'تہذیب الاخلاق' نام کا رسالہ نکال کر اُردو زبان کی خدمت کی اور اسے جدید علوم سکھانے والی زبان بنا دیا۔ اس کے علاوہ علی گڑھ میں انہوں نے جدید علوم کا ایک کالج قائم کیا جو بعد میں علیگڑھ مسلم یونیورسٹی بن گیا۔ 1898ء میں سرسیّد نے وفات پائی۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) سرسیّد اپنے بیٹے سیّد محمود کے ساتھ انگلینڈ کے تعلیمی ادارے اور ترقی دیکھنے گئے۔

(ب) انگریزوں نے 1857ء کی بغاوت کے لیے مسلمانوں کو ذمہ دار ٹھہرایا اور انہیں سخت ترین سزائیں دیں۔ اس کے نتیجے میں مسلمان مایوسی اور بے عملی کا شکار ہو گئے۔

(ج) سرسیّد مسلمانوں کو جدید علوم وفنون اور تہذیب سے روشناس کرانا چاہتے تھے۔ اس رسالے کے ذریعے وہ مسلمانوں کے بیچ سے جہالت اور توہم پرستی کو مٹانا چاہتے تھے۔

(د) سرسیّد نے 'آثار الصنادید' خطباتِ احمدیہ تفسیر القرآن، سیرت فریدیہ، کلمۃ الحق، راہِ سنّت، درردّ دعت، سلسلہ الملوک، سرکشی ضلع بجنوع، رسالہ در بیان قدیم دیہی ہندوستان اور اسبابِ بغاوتِ ہند جیسی بہترین کتابیں لکھیں۔

3۔ جملے بنائیے۔

- سر سیّد نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کی **اصلاح** کی کوشش کی۔
- ہمارا ادارہ ترقی کی راہ پر **گامزن** ہے۔
- میرے والد اعلیٰ تعلیم کے **خواہاں** تھے۔
- **قدامت پرست** لوگ ہر نئی بات کی مخالفت کرتے ہیں۔
- کئی اسکول قائم کر کے بھائی حامد نے جدید تعلیم کو **وسعت** دی۔

4۔ 'بے'، 'لا'، 'نا'، 'بد' سے متضاد

الفاظ	متضاد
مقصد	بے مقصد
علمی	لاعلمی
اہل	نااہل
زبان	بدزبان

الفاظ	متضاد
آسرا	بے آسرا
محدود	لامحدود
نظر	بدنظر
حاصل	لاحاصل

5۔ واحد کی جمع اور جمع کی واحد

واحد	جمع
کتاب	کتابیں
فرض	فرائض
مصیبت	مصیبتیں
علم	علوم
تجربہ	تجربات

جمع	واحد
خواتین	خاتون
مقاصد	مقصد
فنون	فن
مسائل	مسئلہ

6۔ 'و' لگا کر مرکب الفاظ۔

صبر و تحمّل　　عشق و محبت　　کم و بیش　　صبح و شام　　کون و مکاں

سبق ۔ 6

چاند کا سفر

اس سبق میں چاند کے بارے میں بڑی دلچسپ معلومات دی گئی ہیں۔ چاند ہماری زمین سے کتنی دور ہے۔ وہ زمین کے مقابلے کتنا بڑا ہے اور اس میں روشنی کہاں سے آتی ہے۔ چاند کے ساتھ ساتھ سورج کے بارے میں بھی معلومات ہے کہ سورج ایک آگ کا گولا ہے اور چاند بنجر زمین اور چٹانوں سے بنا ہے۔ اس کی اپنی روشنی نہیں ہے بلکہ سورج کی روشنی اس سے ٹکراتی ہے تو چاند چمکتا ہے اور رات کو ہم اس روشنی کو چاندنی کہتے ہیں۔ چاند کا سفر کیسے کیا جاتا ہے اور وہاں جانے والے خلانوردوں کو چاند پر پہنچ کر کیا احساس ہوتا ہے، وہ آپ کو اس سبق میں بتایا گیا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) زمین سے سولہ کلومیٹر اونچائی پر ہوا اور زمین کی کشش ختم ہو جاتی ہے اس جگہ کو خلا کہتے ہیں۔

(ب) کیونکہ چاند پر ہوا اور پانی موجود نہیں ہے، دن کے وقت چاند پر اتنی گرمی ہوتی ہے کہ وہ آگ کی طرح دہکتا معلوم ہوتا ہے اور رات کو برف کی طرح ٹھنڈا۔

(ج) سائنس داں چاند پر زندگی کے امکانات کھوجنے اور سائنسی تحقیق کے لیے جاتے ہیں۔

(د) چاند زمین سے بہت چھوٹا ہے، اس لیے وہاں کشش بھی کم ہے جس کے نتیجے میں وہاں جانے والوں کا وزن آٹھ گنا کم ہو جاتا ہے۔ چاند سے مٹّی اور پتھروں کے نمونے لے کر سائنس داں وہاں زندہ رہنے

کے امکانات کھوج رہے ہیں۔ چاند پر پہاڑ، چٹیل میدان اور گہری کھائیاں ہیں۔

3۔ خالی جگہوں میں مناسب الفاظ۔

(ا) دوربین (ب) دھبّے (ج) 4لاکھ

(د) خلا (ہ) چاندنی

4۔ عبارت کو صحیح کر کے لکھنا۔

(ا) گیلیلیو کی دوربین کے بعد دوسری بڑی بڑی دوربینیں بنائی گئیں۔

(ب) چاند زمین کے گرد چکر لگا تا ہے اور زمین سورج کے گرد چکر لگاتی ہے۔ تینوں میں لاکھوں کروڑوں کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

(ج) چاند پر نہ تو پانی ہے اور نہ ہی ہوا اسی لیے وہاں کسی جاندار کا زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔

—:: زبان شناسی ::—

واحد	جمع
آلہ	آلات
تصویر	تصاویر
نقش	نقوش

واحد	جمع
قدم	اقدام
ایجاد	ایجادات
سفر	اسفار
شبہ	شبہات

●●●

سبق ۔ 7

بہار

بچوں کے شاعر افسر میرٹھی نے موسم بہار پر یہ نظم لکھی ہے۔انھوں نے بہار کی منظر کشی بڑے سادہ اور دلکش انداز میں کی ہے کہ کس طرح باغوں میں کلیاں چٹک رہی ہیں، خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔خوشی سے چڑیاں گیت گا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ رات کے وقت چاندنی بھی بہت اچھی لگتی ہے۔اس ماحول کا بڑا اثر انسان پر بھی پڑتا ہے اور وہ خوش ہو جاتا ہے گویا کہ ہر دل میں اُمنگ ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) کیونکہ موسم بہار آیا ہے۔

(ب) باغوں میں ہر طرف ہلکی ہلکی خوش بو پھیلی ہوئی ہے۔

(ج) ہر طرف تازگی اور خوشی کا احساس ہوتا ہے او ہر دل میں اُمنگ پیدا ہو جاتی ہے۔

(د) موسم بہار کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ ہر انسان خوشی محسوس کرتا ہے اور ہر چیز دلکش لگتی ہے۔

3۔ مصرعوں کو نثر میں لکھنا۔

(ا) باغ میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔

(ب) نور پھیلا ہوا ہے۔

4۔ صحیح جواب پر ✓ کا نشان۔

(ا) افسردگی

(ب) آدمی

—:: زبان شناسی ::—

5۔ **جملے**

- موسم بہار میں دل **اُمنگ** سے بھرا محسوس ہوتا ہے۔
- **بہار** کے موسم میں کئی پرندے انڈے دیتے ہیں۔
- چھت پر **چاندنی** پھیلی ہوئی ہے۔
- یہ ایک **دلچسپ** کہانی ہے۔
- عید کے روز بازار میں **ہرسو** لوگ نظر آ رہے تھے۔

6۔ **ہم صورت الفاظ**

خوشبو چٹک قدر پیارے

●●●

سبق ۔ 8

مرزا غالبؔ

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ اردو زبان کے عظیم شاعر تھے۔ وہ اردو کے ساتھ ساتھ فارسی میں بھی شاعری کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ میری فارسی شاعری اردو سے زیادہ معیاری ہے۔ ان کے والد ایک فوجی افسر تھے اور جب غالبؔ صرف پانچ سال کے تھے تو والد انتقال کر گئے۔ اس کے بعد غالبؔ اپنے ننھیال میں رہنے لگے۔ ان کی شادی ہوگئی اور وہ دہلی آ گئے۔ انہیں فطری شاعر کہا جاتا ہے۔ کم عمری سے ہی بہت عمدہ اشعار کہتے تھے۔ استاد ذوقؔ کے انتقال کے بعد بہادر شاہ ظفر نے انہیں اپنا استاد بنا لیا تھا اور ان کا پچاس روپیہ وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔ غالبؔ نے بہت زیادہ شاعری تو نہیں کی لیکن جو بھی کی اس کی دنیا میں دھوم ہے۔ بڑھاپے میں غالبؔ کو بڑی دشواریاں اُٹھانی پڑیں اور لمبی بیماری کے بعد 1869ء میں دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔ وہ اردو کے سب سے بڑے شاعر مانے جاتے ہیں۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) غالبؔ 1799ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔

(ب) میرؔ نے کہا تھا کہ اگر کوئی اچھا استاد مل گیا تو یہ عظیم شاعر بنے گا، ورنہ مہمل بکنے لگے گا۔

(ج) غالبؔ نے بہترین شاعری کی ان کی شاعری میں گہری سوچ اور کچھ اشعار میں فلسفہ اور سائنس کے خیالات بھی پائے جاتے ہیں۔

(د) 1857ء میں بہادر شاہ ظفر کی قید اور بعد میں اُنہیں ملک بدر کیے جانے سے ایک تو غالبؔ کا وظیفہ بند ہو گیا۔ لوگوں کے حالات بہت

خراب تھے اس لیے کوئی اُن کا پرسانِ حال نہیں تھا۔ بہادر شاہ سے قربت کی بناء پر انگریزوں نے ان سے بھی پوچھ تاچھ کی اور ان کا وظیفہ بند کر دیا گیا۔ انہیں 1857ء کی جنگ کے دوران کافی دن گھر کے اندر رہنا پڑا۔

—:: زبان شناسی ::—

3۔ الفاظ کی مناسب جمع پر ✓ کا نشان۔

(ا) رؤسا (ب) شعراء

(ج) وظائف

4۔ الفاظ کے صحیح متضاد پر ✓ کا نشان لگائیے۔

(ا) بےاختیار (ب) بدحال

(ج) انتہائی (د) لاحاصل

●●●

سبق ۔ 9

چچا چھکّن کی عینک

امتیاز علی تاج اُردو کے بہت اچھے مصنف گزرے ہیں۔ یہ کہانی ایک بھولنے والے شخص کے بارے میں ہے جن کا نام چچا چھکّن ہے اور چچا چھکّن نہانے کے بعد اپنی عینک غسل خانے میں ڈھونڈ رہے ہیں۔ انھوں نے غسل خانے کا ایک ایک کونہ اور برتن دیکھ ڈالا لیکن عینک نہیں ملی۔ اس کے بعد وہ میلے کپڑوں کی کوٹھری میں آئے۔ دالان اور جہاں جہاں عینک ہو سکتی تھی ڈھونڈی لیکن نہیں ملی۔ دل چاہا کہ چچی اور بچوں سے پوچھیں لیکن ہمت نہیں ہوئی۔ تبھی کھیلتی ہوئی بنّو آ گئی اور چچا نے اُس سے اپنی عینک کے بارے میں پوچھا تو بنّو نے مسکراتے ہوئے کہا، عینک تو آپ کے ماتھے پر لگی ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) چچا غیر حاضر دماغ شخص تھے۔

(ب) چچا نے سب سے پہلے عینک کو غسل خانے میں تلاش کیا۔

(ج) وہ تین بار غسل خانے میں عینک دیکھنے گئے۔

(د) انہوں نے تمام میلے کپڑے اُلٹ پلٹ ڈالے لیکن عینک نہیں ملی۔

(ہ) انھوں نے عینک غسل خانے، نالی، کوٹھری، طاقوں، دالان، دیوان خانہ، الماریوں اور فرش پر تلاش کی۔

3۔ کس نے کیا کہا؟

(ا)	کیا واہیات ہے۔	چچا نے خود سے۔
(ب)	کون سی عینک۔	بنّو نے چچا سے۔

4۔ صحیح جواب پر ✓ کا نشان۔

(ا) کرتا ✓ (ب) چھوٹی ہانڈی ✓

(ج) بنّو سے ✓

—:: زبان شناسی ::—

6۔

فعل	فاعل	مفعول	فعل لازم/متعدی
	مور	ناچا	....
طلوع ہوا	سورج	....	....
پڑھا	رئیس	قرآن	✓
کھلاتا	کامل	کھانا	✓
پڑھے گا	دانش	سبق	....

7۔ مرکب الفاظ کے جملے

(ا) اُلٹا سیدھا — تم نے کیا **اُلٹا سیدھا** کہہ دیا۔

(ب) آگے پیچھے — مصیبتیں **آگے پیچھے** آئیں۔

(ج) اوپر نیچے — **اوپر نیچے** آگے پیچھے ہر طرف مچھر تھے۔

(د) ادھیڑ بن — نہ جانے زاہد کس **ادھیڑ بن** میں لگا ہے۔

●●●

سبق ۔ 10

میرا وطن

بچوں کے شاعر شفیع الدین نیّر نے بچوں کے لیے بہت ساری نظمیں لکھی ہیں۔ اس نظم میں وہ اپنے وطن ہندوستان کی بڑی اچھے انداز میں تعریف کرتے ہیں۔ وہ یہاں کے پرندوں، دریاؤں، جھرنوں، پہاڑوں کا ذکر کرتے ہیں۔ شفیع الدین نیّر کیاریوں، کھیتوں، باغات اور یہاں کی زرخیز زمین کی تعریف دلکش انداز میں کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے ہندوستان میں ہزاروں چشمے رواں ہیں یہ زمین جنت کی طرح ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) اس نظم میں شاعر نے چڑیا، طوطا، مینا، مور، کوئل، بلبل، قمری اور چکور کا ذکر کیا ہے۔

(ب) لفظ عدن اپنے وطن کے لیے استعمال کیا ہے۔

(ج) اس مصرعہ سے مراد اس کی اس قدر خوبیاں ہیں کہ ان کو بیان کرنا مشکل ہے۔

(د) اس نظم میں ہمارے وطن کے پرندوں، دریاؤں، جھیلوں، غلّے، پھلوں، سبزیوں، پہاڑوں، جنگلوں اور چشموں کا ذکر کیا ہے۔

(ہ) میرے ملک کے غلّے، میوے اور ترکاریاں اور کیاریاں قابلِ تعریف ہیں۔ یہاں سرسبز باغ اور پھلواریاں ہیں۔

3۔ مصرعے مکمل کیجیے۔

(ا) وہ کوئل، وہ بلبل، وہ قمری، وہ چکور

(ب) وہ جھرنوں کا گرنا، وہ پانی کا شور

(ج) وہ غلّے، وہ میوے، وہ ترکاریاں

(د) وہ خوش رنگ پھولوں کی گل کاریاں

4۔ کالم الف کے مصرعوں کو کالم 'ب' کے مصرعوں سے ملانا۔

(ا) کہاں تک کروں اس کی خوبیاں بیاں
ہے فردوس کو اس چمن پر گماں

(ب) وہ سرسبز باغوں کی پھلواریاں
وہ سیراب اور خوشنما کیاریاں

(ج) وہ جھرنوں کی لہریں، وہ دریا کا زور
وہ جھرنوں کا گرنا وہ پانی کا شور

(د) وہ غلّے، وہ میوے، وہ ترکاریاں
وہ خوش رنگ پھولوں کی گل کاریاں

—:: زبان شناسی ::—

5۔ اِملا درست کرنا۔

لہریں	ترکاریاں	فردوس
باغوں	سرسبز	منظر

6۔ صفت چھانٹ کر لکھیئے۔

(ا) سرسبز (ب) خوش رنگ

(ج) خوش نما (د) زرخیز، دلکش

7۔ متضادالفاظ۔

الفاظ	متضاد
بن	سحرا
پھولوں	پھلوں

الفاظ	متضاد
خوش رنگ	بدرنگ
خوش نما	بدنما

8۔ جملے۔

(ا) عید کے دن شہر میں بہت اچھا **سماں** بن جاتا ہے۔

(ب) گاؤں میں کھیتوں کی مٹّی بہت **زرخیز** ہوتی ہے۔

(ج) میلے کے **دلکش** نظاروں سے دل خوش ہو گیا۔

(د) بھوکے کو کھانا کھلا کر ایسا لگا جیسے میں خود **سیراب** ہو گیا ہوں۔

(ہ) 15/اگست کو آسمان کا **خوشنما** نظارہ دیکھتے ہی بن رہا تھا۔

●●●

سبق ۔11

عقل مند مچھیرا

ایک منظر کا یہ ڈرامہ بڑا سبق آموز ہے۔اس میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح عقل مند مچھیرا بادشاہ کے بدعنوان دربان کو سزا دلواتا ہے۔دراصل بدعنوان لوگ حکمرانوں تک عام لوگوں اور ضرورت مندوں کو تب تک نہیں جانے دیتے جب تک ان کی مٹّھی نہ گرم کردی جائے۔اس طرح کے لوگ اس قدر سنگ دل ہو جاتے ہیں کہ انہیں کسی کی مجبوری اور پریشانی سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔نہ ہی جس کسی کے یہاں وہ کام کررہے ہیں اس کی عزّت کی پرواہ۔اس ڈرامہ میں بڑی خوبصورتی سے ڈرامہ نویس نے یہ بات سمجھائی ہے کہ عقل مندی سے کیسے کسی بدعنوان شخص کو پکڑوایا جاسکتا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) داروغہ نے بتایا کہ ایک مچھیرا تازہ مچھلیاں لے کر آیا ہے۔

(ب) مچھیرے نے مچھلی کی قیمت سو کوڑے لگائی۔

(ج) دربان نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ بادشاہ مچھلی کی جو قیمت دے گا اس میں سے آدھی وہ لے گا۔

(د) بادشاہ نے دربان کو سو کوڑے لگوا کر اُسے ملازمت سے نکال دیا۔

(ہ) کیونکہ وہ بدعنوان دربان کو سزا دلوانا چاہتا تھا۔

(و) برائی زیادہ دن نہیں چلتی۔ایک نہ ایک دن اس کی سزا ضرور ملتی ہے۔ اگر انسان ٹھنڈے دماغ سے سوچ سمجھ کر فیصلے کرے تو وہ برے لوگوں کا بھانڈا پھوڑ سکتا ہے جیسا کہ مچھیرے نے کیا۔

3۔ کس نے کس سے کہا۔

(ا) بادشاہ نے وزیر سے

(ب) داروغہ نے بادشاہ سے

(ج) بادشاہ نے وزیر سے

(د) مچھیرے نے جلّاد سے

4۔ جملوں میں صحیح (✓) یا غلط کا نشان (×)

(ا) × (ب) ✓

(ج) × (د) ✓

(ہ) ×

—:: زبان شناسی ::—

5۔

	حرف جار	فعل
(ا)	کے	مل سکی
(ب)	سے	آیا ہوا
(ج)	نے	بھیجا
(د)	پر	کوڑے لگانے/حکم دے دیجیے
(ہ)	عقل مندی	خوش ہوئے

6۔ ڈرامے میں بادشاہ کے لیے الفاظ استعمال ہوئے۔

جہاں پناہ عالم پناہ عالی جاہ اَن داتا

7۔ ہم معنی الفاظ۔

الفاظ	ہم معنی
بادشاہ	سلطان

الفاظ	ہم معنی
درست	ٹھیک

رعب	دبدبہ
کمر	پیٹھ
مسرت	خوشی

سلام	تسلیم
لقمہ	نوالا
خطا	غلطی

8۔ درست اِملا۔

انتظام طوفان دسترخوان رعب

☆ عملی مشق

کسی بادشاہ نے دعوت کا انتظام کیا۔اس دعوت میں مچھلی کے کباب مہمانوں کو کھلانے تھے لیکن سمندر میں طوفان کی وجہ سے مچھلی نہیں مل رہی تھی۔بادشاہ بہت فکرمند تھا کہ مچھلی کے کباب کے بغیر دعوت میں مزہ نہیں آئے گا۔بادشاہ کے وزیر نے چاروں طرف آدمی دوڑائے کہ کہیں سے مچھلی مل جائے۔

ایک دن بادشاہ اس موضوع پر وزیر سے بات کر رہا تھا کہ داروغہ نے خوش خبری دی کہ ایک مچھیرا مچھلیاں لے کر آیا ہے۔بادشاہ نے مچھیرے کو بلایا اور خوش ہو کر کہا کہو انعام میں کیا چاہیے۔مچھیرے نے حیرت انگیز طور پر اپنی کمر پر سو دُرّے کھانے کو کہا۔بادشاہ سمجھا کہ یہ مچھیرا بے وقوف ہے۔اس نے جلاّد کو کہلوایا کہ اس کے ہلکے ہلکے دُرّے لگانا۔ جب مچھیرے کے پچاس دُرّے لگ چکے تو اس نے بادشاہ سے کہا۔ باقی کے دُرّے میرے ساتھ کو لگوا دیجیئے۔جب اس سے پوچھا کہ تمہارا ساتھی کون ہے؟ تو اُس نے بتایا کہ آپ کا دربان، جس نے مجھے اس شرط کے ساتھ محل میں آنے دیا کہ آپ مجھے جو رقم دیں گے اس میں آدھی میں دربان کو دوں گا۔ یہ سن کر بادشاہ کو بہت غصہ آیا اور اُس نے رشوت خور دربار کو کس کس کے دُرّے لگوائے۔

سبق ۔12
جیسی کرنی ویسی بھرنی

یہ ایک نصیحت آموز کہانی ہے جس میں ایک مکّار شخص کواس کی مکاری کا ایسا سبق ملتا ہے کہ اُسے زندگی بھر یاد رہا ہوگا۔ ہوا یوں کہ جابر نام کے نائی نے ادریس نام کے لکڑ ہارے سے گدھے پر رکھی تمام لکڑیاں کا سودا کیا اور جب ادریس نے لکڑیاں اُتار دیں تو اُس نے گدھے پر رکھا چوکھٹا بھی مانگا۔ ادریس نے اُسے بتایا کہ وہ یہ چوکھٹا نہیں دے سکتا۔ یہ تو گدھے پر رکھنے کے لیے ہے لیکن جابر بڑا مکار تھا اُس نے ایک نہ سنی اور معاملہ خلیفہ تک پہنچا۔ خلیفہ نے جابر کے حق میں فیصلہ سنایا۔ ساتھ ہی اُس نے ادریس کواس سے بدلہ لینے کی ترکیب بھی بتادی۔ ادریس نے وہ چال چلی کہ مکّار جابر کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔ آخر کار اُسے اُس کی مکاری کی سزا مل ہی گئی۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) ہارون رشید نے جابر نائی کے حق میں فیصلہ سنایا۔

(ب) نائی ادریس سے گدھے پر رکھا لکڑی کا چوکھٹا بھی لینا چاہتا تھا اور ادریس وہ نہیں دے رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا صرف لکڑیوں کا سودا ہوا ہے۔

(ج) خلیفہ نے ادریس کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ جابر کو پہلے ہی پوچھ لینا چاہیے تھا کہ ادریاس کا دوست کون ہے؟

3۔ کس نے کس سے کہا۔

(ا) جابر نے ادریس سے

(ب) ادریس نے جابر سے

(ج) ادریس نے جابر سے

(د) جابر نے ادریس سے

(ہ) جابر نے ادریس سے

4۔ صحیح جواب۔

(ا) صرف لکڑیوں کے دام بتائے تھے۔

(ب) اسے بلا کر کان میں کچھ کہا۔

5۔ ایسی کہاوتیں جن میں ان جانوروں کے نام آئے ہیں۔

اونٹ دیکھئے **اونٹ** کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

بکرا **بکرے** کی ماں کب تک خیر منائے گی۔

گدھا کیا زمانہ آ گیا **گدھا** گھوڑا ایک بھاؤ۔

بلّی **بلّی** کو خواب میں بھی چھیچھڑے نظر آتے ہیں۔

ہاتھی **ہاتھی** کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

●●●

سبق ۔13

مہلک جراثیم

آپ نے اپنی سائنس کی کتاب میں پڑھا ہی ہوگا کہ جراثیم (بیکٹیریا) اتنے چھوٹے جاندار ہیں کہ انہیں آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ انہیں خوردبین سے دیکھتے ہیں۔ یہ جراثیم ہمارے جسم میں داخل ہوکر بہت ساری بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ عام طور پر جراثیم گندگی میں پنپتے ہیں اور یہ مکھی اور مچھر کے ذریعے ہم تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آلودہ پانی اور بازار میں فروخت ہونے والی گندی چیزوں میں بھی جراثیم ہوتے ہیں۔ جن کے کھانے سے ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ ہمیں خود کو اور اپنے پاس پڑوس کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ یاد رکھئے ہمیشہ کچھ بھی کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھو لینے چاہئیں۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) جراثیم سے آنتوں کی سوزش، کالرا، ملیریا، ڈینگو اور ہیضے جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں۔

(ب) جب موسم گرم ہو اور اس میں نمی ہو تو یہ بہت تیزی سے بڑھتے ہیں۔

(ج) جب ہینڈ پمپ یا کنواں زیادہ گہرا نہ ہو تو زمین کے اندر جو پانی جاتا ہے اس کے ساتھ جراثیم بھی داخل ہوکر زیرِ زمین پانی میں مل جاتے ہیں۔

(د) جراثیم کو ختم کرنے کے لئے ہمیں صفائی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ کہیں کوڑا کرکٹ یا گندا پانی جمع نہ ہونے دیں۔

—:: زبان شناسی ::—

3۔ جمع

الفاظ	جمع
ہدایت	ہدایات
ذریعہ	ذرائع
فائدہ	فائدے

الفاظ	جمع
سوال	سوالات
قسم	اقسام
جرثومہ	جرثومے

4۔ متضاد۔

الفاظ	متضاد
مفید	نقصان دہ
جاندار	بے جان
تیز	ہلکا

الفاظ	متضاد
نقصان	فائدہ
بدبودار	خوش بودار
بڑھنا	گھٹنا

5۔ جملے۔

(ا) رحیم نے اپنے سب کام معمول کے **مطابق** کیے۔

(ب) آج کل ٹی وی پر ملیریا پھیلنے کی خبریں **نشر** ہو رہی ہیں۔

(ج) سفر کے دوران تم **محتاط** رہنا۔

(د) ہیضہ ایک **مہلک** مرض ہے۔

●●●

سبق ۔14

ایک خط

یہ خط جواہر لعل نہرو نے اپنی بیٹی اِندرا کو 26/اکتوبر 1930ء میں لکھا۔ خط بہت دلچسپ ہے اس میں جہاں وہ چینی سیاح ہیون سانگ کی سینکڑوں برس پہلے ہندوستان آمد کا ذکر کرتے ہیں تو وہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بھی بتاتے ہیں جو عجیب وغریب حلیہ بنا کر پھرتا تھا لیکن وہ اپنا موازنہ اس سے نہیں کرنا چاہتے۔ اس شخص کا سوچنے کا طریقہ جواہر لعل نہرو سے الگ تھا۔ وہ خود کو بہت عقل مند نہیں سمجھتے اس لیے کسی کو نصیحت بھی نہیں دیتے۔ وہ اِندرا کو اس بات کی مبارک باد دیتے ہیں کہ وہ ایسے دور میں جی رہے ہیں جب ہندوستان کی جنگ آزادی لڑی جا رہی ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) جواہر لعل نہرو نے اِندرا سے کہی۔

(ب) وہ شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف تانبے کی تختیاں باندھتا تھا اور اس کے سر پر ایک جلتی ہوئی مشعل ہوتی اور ہاتھ میں ایک ڈنڈا لیے بڑے اکڑ کر چلتا تھا۔

(ج) جواہر لعل نہرو کا خیال ہے کہ ان کی عقل محدود ہے تو وہ کیسے دوسروں کو مشورہ دے سکتے ہیں۔ اس لیے وہ نصیحت نہیں کرتے۔

(د) وہ کہتے ہیں، ’’اگر میں کوئی بات کہوں اور وہ تم کو نصیحت لگے تو اسے کڑوی گولی سمجھ کر مت نگلو۔ بس یہ مشورہ دو کہ میں تم کو مشورہ دے رہا ہوں اور گویا ہم تم آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔

(ہ) انسان کبھی اپنے آپ کو بہت سمجھ دار نہ سمجھے اسے جتنا علم ملے اخذ

کرے اور یہ جاننے کی کوشش کرے کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔

(و) بلاشبہ ماں سے بہتر کوئی ساتھی نہیں۔ ماں کی محبت اور خلوص سب سے زیادہ ہوتا ہے اور وہ اپنی اولاد کے بارے میں ہمیشہ بہتر سوچتی ہے۔

3۔ سوالات

(ا) ہیون سانگ ہندوستان کیوں آیا؟

(ب) اسے اس کی علمیت کی وجہ سے کون سا خطاب ملا؟

(ج) ایک شخص کس حلیے میں پھرتا تھا؟

(د) کون سا شہر پاٹلی پتر کے نام سے جانا جاتا تھا؟

—:: زبان شناسی ::—

5۔ سابقے 'بے' کا استعمال

خوش نما	خوش بو	خوش بخت	خوش حال
بے کار	بے ادب	بے حیا	بے چین

6۔ لاحقے 'مند' اور 'دار' کا استعمال

عقل مند	صحت مند	دولت مند
سمجھ دار	عیب دار	دکان دار

●●●

سبق ۔15

ہمدردی

علامہ اقبالؔ نے بچوں کے لیے جو نظمیں لکھی ہیں انہیں میں سے یہ ایک اچھی نظم ہے کہ دنیا میں اچھے اخلاق اور ہمدردی نیکی کی اعلیٰ ترین قسمیں ہیں۔ اگر خدا نے کسی کو کوئی صلاحیت یا روپیہ پیسہ دیا ہے تو اسے دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جگنو کو رات میں چمکنے کی صلاحیت دی ہے۔ اس لیے وہ ایک بلبل کی مدد کرنے کو تیار ہو جاتا ہے جو رات کو اندھیرے میں اپنے گھونسلے تک جانا چاہتا ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) جگنو نے اندھیرے میں بلبل کو راستہ دکھایا۔

(ب) ہمیں دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔ اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔

3۔ نثر میں لکھنا۔

(ا) کسی پیڑ کی ٹہنی پر اکیلا

(ب) ایک بلبل اُداس بیٹھا تھا

(ج) اپنے گھونسلے تک کس طرح پہنچوں

(د) اللہ نے مجھے مشعل دی ہے

(ہ) جو دوسروں کے کام آتے ہیں

4۔ نظم میں استعمال ہونے والے الفاظ

جگنو مشعل بلبل آشیاں غم رات کام

5۔ مصرعے۔

(ا) **کہتا تھا کہ رات** سر پہ آئی

(ب) **کیا غم ہے جو** رات ہے اندھیری

(ج) **چمکا کے مجھے** دِیا بنایا

—:: زبان شناسی ::—

6۔ درست اِملا۔

اگرچہ	حاضر	آشیاں	اُداس	ٹہنی
آج	گزارا	شجر	مشعل	

7۔ ضمیروں کی قسمیں

(ا) ہم ضمیر متکلّم

(ب) آپ ضمیر حاضر

(ج) وہ، اُن ضمیر غائب

●●●

سبق ۔19

چوہا ہرن ایک حیرت انگیز جانور

چوہا ہرن (ماؤس ڈیئر) کا شمار دنیا کے ان جانوروں میں ہوتا ہے جو جیسے بیس لاکھ سال پہلے تھے ویسے ہی آج بھی ہیں۔ یہ صرف خرگوش کی برابر ہوتے ہیں۔ان کے نہ تو سینگ ہوتے نہ ہی بھاگنے کے لیے مضبوط ٹانگیں۔ان کے دو دانت باہر نکلے ہوئے ہیں۔ ان کی کئی قسمیں ہوتی ہیں اور ایک قسم پانی میں رہتی ہے۔جنگلی بلّیاں، سانپ اور باز اُن کا آسانی سے شکار کر لیتے ہیں اس لیے یہ زیادہ تر وقت چھپ کر گزارتے ہیں۔ یہ ہندوستان، سری لنکا، ملایا اور فلپائن میں پائے جاتے ہیں لیکن انسانوں کے ذریعے ماحولیات کو پہنچنے والے نقصان اور تیزی سے کٹتے جنگلات کے باعث ان کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔

—:: تحریری مشق ::—

2۔ جوابات:

(ا) چوہا ہرن خرگوش، ہرن اور خنزیر میں ملتا ہے۔

(ب) کیونکہ یہ ہرن جیسے ہوتے ہیں۔

(ج) یہ اپنے دانتوں کا استعمال لڑائی کے دوران ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

(د) کیونکہ یہ بیس لاکھ سال سے زمین پر موجود ہیں اور ان کی شکل وصورت وساخت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی۔

(ہ) جب یہ خطرہ محسوس کرتا ہے کہ تو پانی کے اندر چلا جاتا ہے اور کافی دیر سانس روکے وہیں چھپا رہتا ہے۔

(و) اس کا بچہ ایک سال میں بڑا ہو جاتا ہے۔

(ز) سانپ، جنگلی بلّیاں اور باز اُن کا شکار کرتے ہیں۔

(ح) یہ اپنے پاؤں زمین پر مارتا ہے جس سے آواز پیدا ہوتی ہے۔

(ط) عام طور پر یہ بہت شرمیلے ہوتے ہیں اور جنگل میں اکیلا رہنا پسند کرتے ہیں۔

(ی) انسان تیزی سے جنگل کاٹ کر کھیت اور مکان بنا رہے ہیں جس سے ان کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔

3۔ خالی جگہوں کو بھرنا۔

(ا)	کُھر	(ب)	ہرن
(ج)	پانی	(د)	سخت
(ہ)	سبزی خور	(و)	پھیپھڑوں
(ز)	جسم	(ح)	ٹخنے

4۔ لفظ 'خور' بطور لاحقہ۔

گوشت خور　　حرام خور　　سود خور

بسیار خور　　مردم خور

5۔ صحیح یا غلط۔

(ا)	×	(ب)	✓	(ج)	×
(د)	✓	(ہ)	×		

6۔ واحد کی جمع۔

جانوروں　　دانتوں　　اقسام　　نسلیں　　خوبیاں

اظہارِ خیال:- اگر ہم ماحولیات کے تحفظ پر دھیان دیں تو جانوروں کی بہت سی قسمیں بچ سکتی ہیں۔ انسانوں کو چاہیے کہ جنگلوں کو کاٹنا بند کر دیں۔ جنگلوں کو آگ سے بچائیں۔ کھلے میں زہر ملا کوڑا نہ پھینکیں اور ان کا شکار نہ کریں تو بہت سارے جاندار بچ سکتے ہیں۔

خط اور درخواست

انسان کو اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے لیے خط یا درخواست کی ضرورت پڑتی ہے اگر آپ کو اسکول سے چھٹی لینی ہے یا کوئی ضرورت ہے تو آپ اپنے پرنسپل صاحب/ صاحبہ کو درخواست لکھتے ہیں۔ کسی دوسرے رشتہ دار سے بات کرنے کے لیے خط لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی سرکاری محلّے میں ہمیں کوئی کام ہو یا شکایت وغیرہ درج کرانی ہو تو ہم درخواست لکھتے ہیں۔

جب بھی ہم کوئی خط یا درخواست لکھتے ہیں تو اس کو لکھنے کے کچھ قواعد ہیں۔ ہمیں اُن کا پابند ہونا پڑتا ہے۔ خط اور درخواست میں مہذب زبان اور اچھے القاب کا استعمال کرتے ہیں۔

اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو جو خط لکھے جاتے ہیں وہ غیر رسمی خط کہلاتے ہیں۔ جو خط ہم ناواقف لوگوں یا سرکاری و کاروبار اداروں کو لکھتے ہیں وہ رسمی یا کاروباری خطوط کہلاتے ہیں۔

خط لکھنے والے کو کاتب اور جس کو خط لکھا جاتا ہے اُسے مکتوب کہتے ہیں۔ خط میں تاریخ اور جسے خط لکھا جارہا ہے اس کا پتہ ضرور لکھتے ہیں۔ آخر میں اپنا نام اور پتہ بھی تحریر کرتے ہیں۔

اس سبق میں کئی خط اور درخواستیں لکھنی سکھائی گئی ہیں۔

●●●